الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد
Reg No. L
CCLXXXVIII
مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد
چار روپے سالانہ
جلد ۱۰
۲۹ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۶۷
نمبر ۱۸
بھائیو گر قادیاں آؤ گے تم
ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ
نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

ارشاد الامیر

ڈاکٹر ... شاہ صاحب کے سوال پر محمڈن یونیورسٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اشتراک کا ہم نے فیصلہ کر دیا ہے (اس فیصلہ کا اظہار عنقریب ہوگا) مشترک امور میں ملک کام کرنا ضروری ہے۔

لیکن امتیاز قائم رکھنا بھی ضرور ہے۔اس کے لئے چار وجوہ ہیں

(۱) امتیاز ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ امتیاز نہ رہے تو قوم گھل مل کر تباہ ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر کسی کے ماں باپ یا زمین کا مقدمہ کسی امام مسجد کے ساتھ ہو تو لوگوں کا دستور ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب ہمارے مامور من اللہ کو یہ لوگ جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہماری غیرت کس طرح برداشت کر سکتی ہے کہ ان کو اپنا امام صلوٰۃ بنالیں۔

(۳) جب تک تمیز نہ ہو نہ امر بالمعروف رہتا ہے نہ نہی عن المنکر۔ تمہارے لیکچروں کی عزت بھی احمدی نام سے ہی ہوئی ہے

(۴) خود نام رکھنا ہی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

(۵) جب کوئی قوم ممتاز ہوتی ہے تو قوم اس کی مخالفت کرتی ہے۔ پھر جوں جوں مخالفت ہوتی ہے اس ممتاز بننے والے کو سعی اور دعا کا موقعہ ملتا ہے۔ یاد رکھو جب تک مشکلات پیش نہ آویں۔ دعا اور کوشش کا موقعہ نہ ملے ترقی نہیں ہو سکتی۔

سعی - کوشش جہاد - دعا کے لئے مشکلات ضرور ہیں۔ صلح کل میں نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

مکرمی اکمل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

حضرت صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے زخم ایک چوتھائی کے قریب رہ گیا ہے پرسوں ایک باریک ہڈی زخم میں سے نکل گئی۔ اب کوئی ہڈی برہنہ زخم میں نظر نہیں آتی۔ طاقت اللہ کے فضل سے آرہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل اور طاقت جلد عنایت فرماوے۔

والسلام

(عاجز بشارت احمد عفی عنہٗ)

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

ہم اور ہمارے مخالفوں میں فرق

۲۷ فروری کو قبل دوپہر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ جواب دیا اس کا مفہوم میں اپنے حافظے سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ فرمایا یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ، حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ کہ ایمان کے لئے یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر۔ کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی مانتے ہیں اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتلاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من الرسل۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ یہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے

بالاتفاق کافر ہے

یہ جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من الرسل سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں"۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ... پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

خطبۂ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے اس جمعہ کے خطبہ میں جو پُراثر تقریر فرمائی وہ جن الفاظ میں تھی اور جو برقی اثر اپنے اندر رکھتی تھی اس کا عشر عشیر بھی اس موجودہ خلاصہ میں نہیں دکھایا جا سکتا۔ مگر تاہم اس نیت سے کہ کچھ خلاصہ مطلب احباب تک پہنچ جائے مندرجہ ذیل سطور لکھتا ہوں۔

فرمایا میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اُٹھا ہے اور زمین تاریک ہو چلی ہے پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اس کے بعد ہیضہ پڑا ہے۔

چند خاص دوستوں کو میں نے یہ خواب سنا بھی دیا اور دُعا شروع کی کہ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔

پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے۔ اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ انی احافظ کل من فی الدار اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ اہنی ہماری دوکانوں پر شیر حملہ کر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا اور بہت دُعا کی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دُعائیں۔ طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے تیر سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں وبائیں کیوں پھیلتی ہے۔ تو ایک ملک نے ابھی رستے میں آتے ہوئے مجھے تحریک کی کہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بناتا ہے۔ مثلاً باغبان درخت لگاتا ہے۔ اب جب تک وہ چیز مثلاً درخت فائدہ دے اسے نہیں اکھیڑا جاتا۔

لیکن جب وہ غرض جس کے لئے وہ شے بنائی گئی پوری نہ کرے تو پھر اس شے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ عقل کا زمیندار بھی اسی اصل پر عمل پیرا ہے۔ پس خدا جو حکیموں میں سے بڑا حکیم ہے وہ بے فائدہ کسی چیز کو کیوں رکھے۔

جب انسان اس اصلی غرض کو پورا نہیں کرتا یعنی عبادت جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا تو پھر لامحالہ تباہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو اپنے نمونہ سے یا دیگر حالات سے دوسروں کو خدا کی عبادت سے روکتا ہے اسے بھی ہلاک کیا جاتا ہے۔ خدا کے مامور دنیا میں بھلائی پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غافلوں کو بیدار کرتے ہیں۔ مگر شریر لوگ بہر صورت اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی نئی بات سنائے تو کہتے ہیں یہ وہ باتیں سناتا ہے جو پہلوں نے نہیں سنائیں اور اگر وہی اگلی باتیں سنائے تو کہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں پیش کرتا۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب بدیاں بار بار کی جاتی ہیں اور شیطان اپنا وعظ ہر وقت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود انسان کے اندر اس کے نفس کو بطور سفیر چھوڑ رکھا ہے تو کیا خدا اپنی طرف سے کوئی واعظ بار بار وہی نیکیاں سمجھانے کے لئے پیدا نہ کرے۔ تیرہ سو برس سے تو قرآن مجید کا وعظ ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی نبی آئے اور سب نے توحید کا وعظ کیا تو کیا ساری دُنیا توحید پر قائم ہو گئی۔ پس ضرور ہے کہ توحید کا وعظ بار بار کیا جاوے۔

یاد رکھو خدا نے حضرت ابراہیم سے فرمایا تھا کہ اگر لوط کی قوم میں سے پانچ چھ بھی نیک ہوں تو میں ان پر سے عذاب ہٹا لوں۔ مگر جب اس اندازے پر بھی نیک نہیں ملتے تو پھر عذاب الٰہی آتا ہے۔ تم لوگ احمدی ہو اور احمدیت جہاں عذابوں سے بچاتی ہے وہاں سب سے پہلے ملزم بھی ہمیں ہی گردانتی ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں نے ایک مامور کو مانا۔ اس کے ہاتھ پر خدا و رسول کی اطاعت کا عہد کیا اب اس کو توڑیں گے تو سب سے پہلے عذاب کے مستحق (اعاذنا اللہ منہا) ہم ہیں۔

پس تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب مغز عبادت تم حاصل کر لوگے تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ رہو گے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شاخ کو نہیں کاٹتا۔ پس تمہارا خدا جو ارحم الراحمین ہے تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ یونس کی قوم کافر تھی صرف گڑگڑانے سے ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی ایک مامور کے ماننے والے ہو تمہاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر نہ ہوگا کہ عذاب الٰہی ہٹا لیا جائے۔ (یونس علیہ السلام) تو چند ایک بستیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے مگر تمہارے نبی تو رسول اللہ صلعم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہو کر آئے تھے۔ پس تم اس کے پیرو ہو دعاؤں سے کام لو۔ صدقہ دو۔ استغفار کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تقدیس کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ کہ جب ایک شریف آدمی امروڑی پر نہیں بیٹھتا تو خدا تمہارے دلوں میں کس طرح تنزل فرما سکتا ہے۔ جبکہ ان میں طرح طرح کے گند بھرے ہوئے ہوں۔ اپنی اصلاح کر لو اور عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ عذاب کے وقت تو فرعون بھی چلا اٹھا تھا۔ مگر اس چلانے نے فائدہ نہ دیا۔ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرو۔ اور راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو ہو کر گڑگڑاؤ۔ تا بچائے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔

خیر مقدم

کل ۱۲ فروری کو میری والدہ ماجدہ صاحبہ اسلام کا حسن اور اپنے بیٹے کا جو کہ ایک خلیفۃ المسیح کا قدیمی نمک خوار اور احمد کے غلام کا غلام ہے نیک ہونا اور سلوک دیکھ کر اپنی آخری ۷۵ سال کی عمر میں تعالیٰ ہوش و حواس بطیب خاطر خود مشرف باسلام ہوئیں۔ خداوند کریم اُن کو استقامت اور ہمت عطا فرماوے اور اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔ نام اُن کا بجائے حاکم دیوی کے حاکم بی بی رکھا گیا۔

راقم شیخ ہدایت اللہ۔ عبدالرشید بوٹ اند شور مرچنٹ منڈی بازار سیالکوٹ

قابل توجہ طالبعلمان تعلیم الاسلام

دو انعام

مسٹر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر راجشاہی کالج ایسٹرن بنگال حضرت امیر المومنین کی صحت کی خوشی میں دو انعام مقرر فرماتے ہیں۔

پندرہ روپے کا انعام

ہائی کلاسز کے اس سٹوڈنٹ کے لئے جو حضرت مسیح موعود کی اسلامی خدمات کے بارے میں سب سے اچھا مضمون انگریزی میں لکھے۔

دس روپے کا انعام

تعلیم الاسلام کے اس طالبعلم کے لئے (خواہ کسی جماعت میں پڑھتا ہو) جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات Personality کے متعلق اردو میں سب سے اچھا مضمون لکھیگا۔

مندرجہ ذیل احباب کی کمیٹی مضمونوں کی نسبت فیصلہ کریگی۔

(۱) ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی اسکول۔ (۲) مولوی محمد علی صاحب (۳) مولوی شیر علی صاحب۔ ۱۵ مارچ سے پہلے مضمون لکھے جانے چاہئیں۔

تعطیلیں

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ میں جو تعطیلیں دیجاتی ہیں ان میں سے بعض تعطیلیں ایسی ہیں جنکو اسلامیہ مدارس کے ناظمین کو تعطیلوں کا نقشہ بنانے کے وقت مدنظر رکھ لینا چاہئے۔ ولادت رسول مقبول ا۔ یوم نزول وحی ا۔ یوم ہجرت

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے احباب مونگھیر نے وہاں کے ایک سنائی مولوی کے ایک اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔
مولوی انوار حسین صاحب اپنے اس عقیدہ میں بھی اپنے دوست مولوی ثناء اللہ کے ساتھ ہم پیالہ ہم نوالہ ہونگے کہ جھوٹھ بولنے سے بھی انسان متقی کا متقی ہی رہتا ہے۔ ایڈیٹر

ناظرین پر واضح ہو کہ جناب مولوی انوار حسین صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) ایک اشتہار حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا شائع کر کے اُس اشتہار اور تقریر کے ذریعہ سے پبلک کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) سے مباہلہ ہُوا اور صاحبزادہ مبارک احمد و حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات اُنکے مباہلہ کا اثر ہے۔ حالانکہ یہ بات محض غلط اور صریح دھوکا ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعاء مباہلہ کے شائع ہونے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو اپنے اخبار اہلحدیث میں مباہلہ کی منظوری سے صاف انکار اور گریز کیا۔ اور لکھا کہ یہ طریق فیصلہ کن نہیں کوئی دانا اس کو منظور نہیں کر سکتا اور نہ میں اُس کو منظور کرتا ہوں" اور احمدی جماعت کو مخاطب کر کے لکھا کہ تم لوگ تو آخر امام کو کہا کرتے تھے کہ ہمارے امام رحیم کریم ہیں۔ اب وہ کیوں ہماری ہلاکت کے پیچھے پڑ گئے۔ یہ طریق فیصلہ کن نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ جھوٹا زندہ رہتا ہے اور سچا مر جاتا ہے۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہواخواہوں سے یہ اصول شائع کرایا کہ حرامزادے کی رسّی دراز ہوتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ امام یا مامور من اللہ خواہ مخواہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا جب تک کہ اُس کا مخالف خود اپنے واسطے آپ ہلاکت کی درخواست نہ کرے یا ہلاکت کے سامان کو اپنے گلے میں آپ نہ ڈال لے۔ حضرت اقدس نے جب دعاء مباہلہ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب روانہ کیا اور اُن سے یہ درخواست کی کہ اب آپ جو چاہیں لکھیں و شائع کریں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دعاء مباہلہ سے مذکورہ بالا الفاظ میں انکار کر دیا۔ اس کے بعد پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے ایک دُوسرا طریق فیصلہ اعلان بار دویم میں شائع کیا (دیکھو اخبار بدر و الحکم زیر سُرخی اعلان بار دویم) اس کو بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا۔

اب ناظرین خود ہی انصافاً غور فرماویں کہ اس انکار پر مباہلہ کی صورت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اگر حضرت اقدس کی دُعا مباہلہ پر جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب رد کر چکے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کا انتقال ہو جاتا تو اُن کے ہواخواہ بھی کہتے کہ یہ فیصلہ صحیح نہیں ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف صاف انکار کر دیا ہے کہ دُعاء مباہلہ لغو ہے۔ کیونکہ لفظ مباہلہ جانبین کو چاہتا ہے جیسے مجادلہ۔ مقاتلہ۔ مباحثہ وغیرہ اور اُن کے ہواخواہ اُن کے شائع شدہ اصول کو لا اپنے کہ حرامزادہ کی رسّی دراز ہو گئی۔
اس انکار کے بعد ناظرین کو اب یہ حق پہنچتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہواخواہ مولوی صاحبان سے یہ پوچھیں اور ضرور پوچھیں کہ دعاء مباہلہ کے شائع ہونے پر کیوں چیخ نکل گئی اور مباہلہ سے انکار کر دیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحیمی و کریمی سے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ آپ کے دل میں حضرت مرزا صاحب کی سچائی کا رعب کیوں بیٹھ گیا۔ آپ کا دل کیوں دھڑکنے لگا۔ کیوں نہیں وہ ڈر کر اُن کی دعائے مباہلہ کو لبیک کہا اُسوقت آپ کی دلیری کیا ہو گئی تھی۔ اب جبکہ ٹھیک ٹھیک موافق الہام و پیشگوئی و الوصیت کے (دیکھو اخبار بدر و الحکم و الوصیت وغیرہ جو قبل وفات حضرت اقدس کے شائع ہُوا ہے) اس جری اللہ کا وصال ہُوا اور وہ اپنے مولا سے جا ملا تو خود ثنائی پارٹی کے لوگ بغلیں بجانے لگے اور وہ باتیں جن کو کہ دانا و عقلمند ہو کر منظور نہیں کیا تھا اب نادان و بیوقوف بنکر قبول کرتے ہیں جس طریق فیصلہ کو انھوں نے رد کر دیا تھا اب اُسی تھے کو پھر چاٹتے ہیں سچ تو یوں ہے کہ جو اصول کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع ہُوا تھا خدا نے اُسی رنگ میں فیصلہ بھی کر دکھایا یا اُن کے احباب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مقابل میں حرامزادہ کی رسی دراز ہونے کو پیش کیا تھا خدا نے اس رنگ میں بھی حضرت اقدس مرزا صاحب کی سچائی ثابت کر دی اور دراز رسّی مولوی ثناء اللہ صاحب کے گلے میں پڑ گئی بیشک اس خوشی میں اُن کے ہواخواہوں کو اسکول کچہری بازاروں اور عام تماشگاہوں میں تالیاں بجانی چاہئیں۔ شرم! ناظرین کیا اب مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہواخواہ مولوی صاحبان کا حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاء مباہلہ کو پیش کرنا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس انکاری جواب کو چھپا رکھنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں۔ ڈرو! ڈرو!! خدا سے ڈرو!!! سنو! اے لوگو جو کہ سچ کو جھوٹ سے چھپانا چاہتے ہو۔ آؤ۔ اگر تم میں کچھ بھی سچائی ہے۔ اگر کچھ بھی تم حیا و شرم و عزت رکھتے ہو تو آؤ ہم للکار کر بلاتے ہیں کہ امن و تہذیب کے ساتھ یہ ثابت کر دکھاؤ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاء مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا اور رد نہیں کیا۔ یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے پھر مباہلہ ہُوا۔ یا اعلان بار دویم میں حضرت اقدس کے جو فیصلہ کی صورت پیش کی گئی تھی اُس کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا۔
بخلاف اس کے ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا وصال ٹھیک اُن کے الہام اور اُن کی شائع کردہ وصیت کے مطابق بقیہ سنہ و تاریخ ہوا جسکو کہ اپنے اپنے خدا سے خبر پاکر قبل اپنی وفات کے شائع کر دیا تھا۔
دیکھو ڈوئی۔ عفوری۔ دیانند۔ لیکھرام۔ آتھم۔ اسمعیل علیگڈھی میاں نذیر حسین دہلوی۔ وغیرہ کی حالت سے عبرت پکڑو جانبین سے ہر ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی سچائی کا ثبوت دیتے ہُوئے چل بسے۔
اے پیسے لبے جبہ و دستار والو اب مسیح اسرائیلی علیہ السلام کے زندہ معہ جسم عنصری آسمان پر جانے و آنے کی کہانی اور دجّال اور اُس کے ستر گز والے لمبے گدھے کا قصہ کیوں بھول گئے ان مسائل پر بحث کرنے میں کیوں جھجکتے ہو کیا ان مسائل کے دلائل کی مضبوط ڈوری ٹوٹ گئی جواب صرف اس بوسیدہ اور دراز رسی والی باتوں کا شوق ہے تو یہ بھی سہی۔

کچھ حمیت ہے تو آجا سامنے مردانہ وار
دیکھنا پھر کسطرح کرتا ہوں میں تیرا شکار

الــــــــــــــــمـ
حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مونگھیر

نوٹ امن و تہذیب کے ساتھ دعوی مدلل کرنا اور اُس کا ثبوت دینا چاہیے اور اُن طریقوں سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے امن و تہذیب کا خون ہو۔

رسید زر

(۱۰۔ فروری ۱۹۱۱ء)
جناب محمد دین صاحب
جناب محمد میر صاحب
(۱۱) فروری ۱۹۱۱ء)
جناب سید احمد صاحب
جناب محمد امیر صاحب
جناب فتح الدین صاحب
(۱۳) فروری ۱۹۱۱ء)
جناب محمد نجم الدین صاحب
جناب محمد اشرف خانصاحب
جناب محمد علی صاحب
جناب نور احمد صاحب
جناب غلام حسین صاحب
جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب
جناب عبد الرشید صاحب

اکمل کا پیغام اپنے بھائیوں کے نام

کام تو بہت ہیں پر کام کرنیوالا بھی کوئی ہو

سب سے پہلے جو خیال میرے دل میں اُٹھا وہ یہ تھا کہ ایک ایسی جامع کتاب تالیف ہونی چاہیئے جس میں ہمارے عقائد اور طرزِ عمل کا مفصل و مدلل ذکر ہو۔ اس بارے میں بعض قوم کے بزرگوں کو بھی گو لیکچر سے خطوط لکھے مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی آخر ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ غرض یہیں تک ختم ہو گیا۔ اس کے بعد میر قاسم علی صاحب نے دین الحق لکھا۔ مگر یہ حصہ اول ہے۔ حصہ دوم جو بہت ہی ضروری ہے اور جو اصل غرض ہے اس کا انتظار ہے۔ آخر میں نے ایک کتاب طیار کی جو پانسو صفحہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائد احمدیہ و سُنت احمدیہ میں تیار کیا مگر یہ حضرت امامِ سلسلہ کے الفاظ میں نہیں بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ داری پر ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین نے ابتداء ایام خلافت میں یہاں کے رہنے والے احباب کو توجہ دلائی کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے تصانیف میں سے جو اخلاقی تعلیم ہے وہ الگ جو دعویٰ کا ثبوت ہے وہ الگ جو گورنمنٹ کے متعلق ہے وہ الگ۔ جو آریہ۔ عیسائی۔ غیر مذاہب کی تردید میں ہو وہ الگ جمع کیا جائے اور اس کام میں بعض احباب مشغول بھی ہوئے چنانچہ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بہت غور سے کتابیں پڑھتے رہے ہیں مگر یہ امر قوۃ سے فعل میں نہ آیا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ بدر و الحکم میں جسقدر ڈائریاں حضور علیہ الصلوٰۃ کی چھپ چکی ہیں ان کو کتابی شکل میں جمع کر دیا جاتا۔ کیونکہ ان میں بہتے حقائق و معارف متعلق دین متین ہیں۔ دیکھئے کون صاحب یہ ہمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی مشکل تو ہے نہیں بس فائل لئے اور نشان کر کے کاتب کو نقل کرنے کے لئے دیدیئے ہاں روپیہ کا سوال ضرور ہے۔

پھر جس ضرورت کو شدت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں۔ الحکم کا فائل دیکھ لو۔ بدر کے اوراق اُلٹو۔ اس خاکسار نے کن کن پیرایوں میں اپنے درد دل کا اظہار کیا ہے۔ لیکن غنچہ مطلب کسی کی نسیم نوازش سے نہ کھلنے میں آیا تھا نہ کھلا

سیدنا امیر المومنین ہی اس کے اہل تھے۔ مگر سنت سلف صالحین ہمیں بتاتی ہے کہ کسی امام قوم نے آجتک پوری تفسیر نہیں کی اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح تدبر فی القرآن رُک جاتا ہے۔ ضعیف طبائع کے لوگ کہنے لگتے ہیں۔ جب ہمارا امام یہ معنی کر چکا تو اب تم کون ہو کہ اس کے خلاف یا اس سے بڑھکر بولتے ہو۔

ہاں ہم ممنون ہیں سید محمد سرور شاہ صاحب کے اور بالخصوص شیخ یعقوب علی صاحب کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے مطابق کچھ کام شروع کیا۔ مگر افسوس نہ شیخ صاحب نے استقلال سے کام لیا نہ قوم نے پوری قدر کی اور اتنے سالوں میں صرف سات پارے طبع ہوئے اور ان میں سے پہلے پاروں کی کتابت و ترجمہ ایسا ہے کہ اسپر اطمینان نہیں مگر اس امر کا اقرار ہی ہے کہ ان کی تفسیر بے نظیر ہے اور تمام احمدی لٹریچر کی جو تعلق سیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر یہ ہے کہ ترجمہ میں کسی علمی دماغ کی شمولیت ضروری ہے۔ تاکہ ہمیں ذوالعرش المجید کا ترجمہ عرش معظم کا مالک نظر نہ آئے۔ اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر تو پھر آیندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی میرا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مختصر ہو۔ بلکہ مجھے افسوس ہے کہ وہ اب خاص شرائط کی پابندی میں کھُل کر نہیں لکھ سکتے۔

پھر ایک اور ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ حضور مغفور سیدنا المسیح الموعود کے الہامات جمع کئے جائیں اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ ہمیں کلام آلہی کا مجموعہ دیکھ کر ایک خاص ایمان حاصل ہوگا۔ ان میں جو جو الہام پورے ہو چکے ہیں ان کے متعلق تشریحی نوٹ ہونے چاہئیں اور جن کا انتظار ہو ان پر واقعات عالم کے مطابق ہم غور کر سکینگے۔ نشانات تو حسب وعدہ آلہی اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک قیامت تک ظاہر ہوتے ہونگے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم حوالہ دیکر دشمن پر اتمام حجت نہ کر سکینگے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ **کوریا پر جاپان کا قبضہ ہو گیا** کئی دوستوں کو معلوم ہے حضرت کا الہام تھا۔

کوریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت اور یہ متفق اللفظ موجودہ صورت حالات میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جاپان مشرقی طاقت ہے۔ مگر مجھے کسقدر افسوس ہوا جب الہام ہمیں نہ مل سکا یا کم از کم یہ کہ ہم نے اسے ڈھونڈنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ کیا سب سے پہلے ہم ہی ملزم نہیں اور خدانخواستہ اس آیت کے مصداق و کاین من آیتہ الخ

پھر حضرت علیہ السلام کا خواب تھا اس کے متعلق بعض دوستوں کی رائے تھی کہ چھپ چکا ہے کہتے تو سب تھے مگر چھپا ہوا نہ نکال سکے۔ اور قادیان سے باہر جو بزرگ ہیں اُنھوں نے تو شاید یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ فرض دارالامان کے رہنے والوں کا ہے۔ حالانکہ اُن کو اور بھی کئی بکھیڑے ہیں اور بیرونجات میں کئی ایسے احباب ہیں جو ان باتوں میں کافی وقت دیکر اجر جزیل حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۹۰۵ء یعنی جب سے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے بدر کا چارج لیا الہامات کے محفوظ رکھنے کا بہت ہی عمدہ انتظام تھا کیونکہ حضرت علیہ السلام صادق نوازی کیلئے یا خادم نوازی بہرحال بندہ نوازی سے کام لیکر اپنے دستِ مبارک سے تمام الہامات و خوابات ہفتہ کے لکھ بھیجتے پھر آپ پروف پڑھتے پھر پروف درست کر کے دکھایا جاتا اور آپ کا ارشاد "صحیح ہے" پاکر طبع ہوتا لیکن اس سے پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام کتابوں۔ بدر۔ الحکم کے فائلوں اور اشتہاروں کا مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ ہمت کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ کوئی ہے؟ جو اس کام کے لئے اُٹھے؟

پھر میرے دل میں ایک اور آرزو ہے وہ یہ کہ یہاں جو مہاجرین رہتے ہیں ان کی ایک ڈائری طیار ہو ان کی جائے سکونت حالات خاندانی وغیرہ کا ذکر ہو پھر ایمان لانے کی کیفیت اور ہجرت کے اسباب ہوں اور پھر یہاں کا شغل اس سے جہاں ہم اسماء الرجال کے ضروری فرض سے سبکدوش ہونگے وہاں یہ بھی دُنیا پر ظاہر ہوگا کہ ہم لوگ محض دین کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ ورنہ ایسے لوگ ہیں جو اگر باہر ہوتے تو اس سے دُگنا چوگنا کما سکتے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے حالات تاریکی میں ہیں۔ دشمن خبیث کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ پیٹ کی خاطر وہاں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کبھی کسی بات نے مجھے اتنا دُکھ نہیں دیا جتنا ایک شخص کے اس کلمہ نے جو اس نے میرے سامنے کہا کہ یہاں پیٹ کے دھندے نے اتنے لوگوں کو جمع کر دیا۔ بخدا میں سچ کہتا ہوں اُس روز شام کا کھانا نہ کھا سکا۔ ہمیں یا کم از کم مجھے۔ اپنی کمزوریوں گناہوں خطا کاریوں کا اقرار ہے۔ مگر واللہ یہ صحیح نہیں کہ پیٹ کی خاطر یہاں بنا ہے بیٹھے ہیں یا باہر ہمیں کوئی وجہ معاش نہ تھی۔

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتابیں ایسی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر اپنا زہر پھیلا رہی ہیں۔ الہامات مرزا شہادۃ القرآن دو کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت

ہے اندر باہر سے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر آجتک ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں ہوا - کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں ؟ ہرگز نہیں - بات صرف یہ ہے کہ سستی اور غالباً اعجبتکم کثرتکم - یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ باہر والوں کو کیا مشکلات ہیں - محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہوا کیا جانتا ہے کہ اس محل اور بوستان کے گرد ایک خار دار جنگل ہے اور بلا اگ کاٹنے کو دوڑتے ہیں -

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا حصہ دوم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا - مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں - پھر میں یہاں آگیا - اور پھر رہتے رہتے رہگیا - اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے -

پھر حضرت خلیفۃ المسیح بارہا فرما چکے ہیں کہ میں چاہتا ہوں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جائیں جن میں اسلامی اصولوں کی اشاعت ہو - اس فرض کو کس نے ادا کیا ؟

اب ایک اور رونا سنئیے - مولوی عبدالکریم صاحب کی سوانح عمری کا اشتہار بھی ہوگیا - حضور مغفور کے سوانح کا نوٹس بھی ہم نے پڑھ لیا حیات نورالدین کا دیباچہ بھی دیکھا - پر کچھ ہوا بھی ؟

کس قدر شرم کی بات ہے کہ ہمارے سید و مولا - مقتدا و پیشوا حضرت نبی کریم صلعم کے سوانح ایک غیر مسلم لکھے اور ہم اسے منگوا کر اپنے بچوں کو پڑھائیں اور خود کوئی کتاب نہ طیار کر سکیں - پھر سب سے پہلے ضروری تھا کہ سیدنا المسیح کے سوانح شائع ہوتے کیونکہ ابھی ایسے لوگ زندہ موجود ہیں جنھوں نے حضرت اقدس کو اپنے ہاتھوں میں کھلایا ہے - تمام حالات معلوم ہو سکتے ہیں کیا ان واقعات زندگی کو اسوقت جمع کیا جائیگا جب باتوں میں التباس بڑھ جائے اور پھر خوامخواہ جھگڑے اٹھیں کہ یوں نہیں تھا یوں تھا - میں انشراح صدر سے اعلان کرتا ہوں کہ اس کام کے اہل ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب ہیں ان کے پاس اس کے متعلق میٹیریل بھی ہے - ہمت کریں تو قوم پر احسان ہوگا - ورنہ قوم کو یعقوب علی صاحب کا دماغ مشکل سے ملیگا -

باتیں تو اور بھی کئی ہیں مگر اس وقت میں انھیں پر اکتفا کرتا ہوں اور خلاف معمول اپنا نام نیچے لکھتا ہوں کیونکہ تجاویز میری ذاتی ہیں

(محمد ظہور الدین اکمل آف قادیان)

ضرورت معلم علاقہ بنگال کے ایک مدرسہ اسلامیہ میں پڑھانے کے واسطے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے - مشاہرہ فی الحال بیس پچیس روپیہ ماہوار ہوگا - درخواستیں معہ نقول سندات و مفصل حالات اڈیٹر بدر کے پاس آویں درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ بھی آنا چاہیئے -

اشرف الاظہار اگرچہ میں پہلے سے حضرت اقدس سیدنا و مولانا میرزا غلام احمد صاحب کے مجددیت و مہدویت کا قائل اور منسلک و معتقد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تھا ہی لیکن ذوق و شوق میں ذکر خیر ہر وقت ہر ساعت بالنوک زبان تازہ دم مثال قند مکرر شاغل تھا اور ہوں اور کیوں نہوں جن برکت دینوص سے حقیقی مولا کریم کی مضبوط اور سیدھی راہ ملے مزید براں یہ کہ اس مسیح کی رہبری سے جزو اسلام و مغز صلواۃ نیز جملہ حوائج و مطالب دنیوی حصول کا طریقہ جزو اعظم - جنگ و جہاد کا قلع قمع کرکے جامۂ عجز و انکسار زیب تن کردیں اور رشتۂ محبت و مودت کو ہاتھ میں دیدینا - پس کوئی نعمت مثل این نیست

جزاك اللہ احسن الجزاء

قسم ہے مجھکو خدائے عزوجل کی جسنے اپنے صنائع قدرت فضل و کمال سے بے ستون ارض و سما قائم فرمایا -

عرصہ چار سال کا گذرتا ہے سفر دہلی کے اتفاق ریلوے اسٹیشن کھاتولی پر ایک شخص مسلمان کشمیری ریش و بروت کالا سفید جو بیشہ کبو دروازہ ڈپٹی نصیر علی کے مکان سے آگے بڑھ کر بازار شمالی میں جاکر بار تجارت زر دوزی و رفو چاک کرتے ہیں ملاقی ہوئے - ضرب الحکایت میں نے عرض کیا آپ مجھ سے بدرجہ اولیٰ خوش قسمت ہیں اس معنی کرکہ بہنگام آمدورفت کشمیر در اثنائے راہ ضرور آپ حضرت اقدس مسیح الزماں مامالاماں سے قدمبوس ہوتے رہتے ہونگے - اس لئے بمقابلہ آپ کے میں دورالوطن مہجور القسمت کم نصیب ہوں - اسپر کشمیری صاحب ایک آہ کلیجہ سے کھینچکر فرماتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ اور خیال کے موافق دور از مبالغہ عرض کیا چاہتا ہوں - دیسے کہا ارشاد - تو کیا فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی قدمبوسی سے بزمانہ حال تو محروم ہوں - ولیکن ایام طفلی میں میں اور حضرت مرزا صاحب - بمقام امرتسر ہم سبق تو تھے البتہ ہم مکتب ضرور رہے اسوقت کی ایک بات اب تک یاد کیا تصویر نظر یہ ہے کہ سبق پڑھنے کی حالت میں حضرت مرزا صاحب کی طرف جو کبھو لڑکپن سے ہماری پشت ہو جاتی تھی تو مولوی صاحب معلم الدینیات باہستگی انگلی دانتوں میں دبا کر فرمایا کہتے تھے کہ ادب سے بیٹھو - ہمارے سوال حلے و مقابلے کے جواب میں مولوی صاحب استاد المکتب میرزا صاحب کی طرف مخاطبہ کنایہ فرمایا کرتے تھے کہ ارے ادب کو ملحوظ خاطر رکھو مودب بیٹھو کبھو یہ کچھ بنینگے - چنانچہ اب جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انکا ظہور فرمایا اور دنیا یا اظہر من الشمس ہے -

وہ یکتائے آفاق ایسا بنا یا جنگا نہ کوئی وہ جیسا بنا

ہوا شہرہ آفاق یکتا زماں
وہ وحدت کا ڈنکا بشہر و دیار
وہ اسلام کا بول بالا کیا
کیا تازہ اسلام کو سرخرو
نہفتہ تھی خوبی جو اسلام کی
لیا چاشنی کا مزا جس نے ہے

کہ روئے زمیں پر عیاں چھپاں
بجانے کا حق تھا بجا یا پکار
حقیقت سے کتنوں دوبالا کیا
نہ کم بیش کی اس میں ہے گفتگو
دیا کھول سمجھے ہیں مرد زکی
زباں پر رہے ذکر حق پے بہ پے

ہزاروں درود اور ہزار السلام
بروح مسیح مجدد امام

شکر اس قادر لم یزل کا جسنے ایک بہت دیرینہ و کہنہ شہادت ایام طفلی کو کس شان سے پایۂ ثبوت کو آتا خورد سے تا بحد بزرگی نیک پند بہ ظہور الآثار حضرت اقدس مرزا صاحب کو مژدۂ دل بخش جاں مصداق عیاں راچہ بیاں کا فرمایا

فالحمد للہ

قلم کی تھی سیف و سناں ہاتھ میں
مذاہب کو کاٹا ہے اک بات میں

غبار دل
محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چند ہیری پرگنہ بوڑھانہ
(ضلع مظفر نگر)

نتیجہ عشق عابد

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ

برگزیدہ نور دین مصطفےٰ
جانشینِ دین نور دین مصطفےٰ
جانشیں ہے نور دین مصطفےٰ
خادم اسکا نور دین مصطفےٰ

خاکسار عابد حسین بکسوالا

رویائے صادقہ ہمارے مخلص دوست سید عابد حسین صاحب حضرت صاحب کی اس تصویر کو دیکھ کر جو انگریزی اشتہار کے ساتھ چھپی تھی لکھتے ہیں -

اس سے بھی زیادہ خوشی اسبات کی ہوئی اور پھر میں خدا اور رسول گواہ کرکے تحریر کرتا ہوں کہ جہانتک مجھے یاد ہے میں بالکل سچ لکھ رہا ہوں کہ اسی شکل و شباہت پر اسی طرح عبا پہنے ہوئے جیسا کہ فوٹو میں ہے میں نے اپنے خوابوں میں جو میں نے آپ کو قبل ازیں تحریر کرکے بھیجے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے اور یہ بھی میں بقسم لکھتا ہوں کہ اس سے پیشتر نہ تو کبھی میں نے آپ کا فوٹو دیکھا تھا نہ مجھے آپ کا حلیہ شریف یاد تھا اس سے مجھے اب یقین ہوگیا ہے کہ میرے

خواب رویا ئے صالحہ میں سے ہیں۔ اللہ تعبیر نیک کرے

خطبۂ نکاح

ایک احمدی دوست متوسط الحال اپنی لڑکی ۱۴ سالہ کا نکاح کسی جوان صالح متقی معقول روزگار والے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں قوم کا شمیری ہو اور نوجوان صالح متقی احمدی ہوں۔ درخواست کے ساتھ ۲ ؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ درخواست کنندہ کا خط مشتہر کو بھیجا جائیگا اور اُسے مشتہر کا پتہ آئندہ خط و کتابت کے واسطے لکھا جائیگا۔ اس سے زائد بدر ذمہ وار نہیں۔

انجمن نعمانیہ کے مفتی کا فتوے

پچھلے دنوں میں کسی نے استفتا پیش کیا کہ فرقہ مرزائیہ سے ناطہ لینا جائز ہے یا نہیں اسپر جناب مفتی صاحب نے یوں رقم فرمایا کہ چونکہ یہ فرقہ مرتد اور کافر قطعی ہے اس لئے اس سے ناطہ لینا ہے ناجائز۔ چلیگا وہ کافر اور جو دینے والے سے ملیگا وہ بھی کافر جو لیوے کیونکہ کافر وہ بھی کافر اور جو ایسے موقعہ پر حاضر ہو وہ بھی کافر ایسے شخص کے رشتہ دار بھی امامت کے قابل نہیں کیونکہ وہ کافر ہیں" اس فتوے پر دارالقضاء سے حکم چڑھا کہ درست ہے جاری کیا جائے۔

(بدر) نعمانی مفتی اور اور اس کے ہمخیال لوگوں کو غالبًا یہ معلوم نہیں کہ ہمارے امام علیہ السلام مدت سے یہ حکم نافذ فرما چکے ہیں کہ احمدی غیر احمدی کو ناطہ نہ دے پس آپ لوگوں کو اس کے متعلق کچھ تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں۔

نور افشاں غور کرے

۱۷۔فروری سنہ کے نور افشاں میں ریویو آف ریلیجنز کے مضمون دین محبت پر ایک نوٹ نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر اسلام کی ظالمانہ تعلیم اور اُسپر بے رحمی سے کاربند بادشاہوں کی ہستی کا کسی کو یقین نہ ہو تو موجودہ مسلمان سلطنتوں کی حالت کو دیکھ لے۔ اول تو یہ بیجا طرز استدلال کہ کسی مسلمان بادشاہ کے عمل پر۔ ایسا عمل جو خود اسلام کے خلاف ہے دین اسلام کو محل اعتراض بنایا جائے۔ اور دوسرے اگر عیسائی لوگ پندرھویں صدی عیسوی کے وحشیانہ ظلموں کو جو عیسائی اقوام نے یورپ میں کئے ہیں مذہب عیسائیت پر شرمناک دھبہ نہیں سمجھتے تو پھر کسی مسلمان بادشاہ کے خلاف قرآن عمل کا قرآن کو ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ تو ہؤا مگر اس کا عیسائی کیا جواب دے سکتے ہیں کہ جب تک عیسائی ملک عیسائی خیالات کے پنجہ میں گرفتار رہے اور جب تک اُن کا زمانہ مقدس پادریوں کے زیر اثر رہا وہ کوئی دُنیا میں ترقی نہیں کر سکے۔ اور جب انھوں نے عیسائی توہمات کو چھوڑ دیا اور باطل پرستی کی شاخ کو سلطنت سے کاٹ کر باہر پھینکدیا بلکہ جب خود پادریوں نے پرانی عیسائیت کا بودہ چولہ اُتار کر نئی تہذیب کا کوٹ پہن لیا اور بجائے عیسائیت کے عام اخلاق کا پرچار شروع کر دیا تو ترقی کا زمانہ شروع ہوا۔ مگر مسلمانوں کا حال اس سے بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔ جب تک مُسلمان قرآن اور سُنت رسول پر قائم رہے جب تک وہ رسول اور رسول کے صحابہ کے پاک اثر کے قریب رہے وہ دُنیا میں مظفر و منصور رہے اور وہ دنیا کے بادشاہ بن گئے اور جب اُنھوں نے قرآن اور رسول کو چھوڑ دیا اور جوں جوں اُن کا زمانہ اور طرز عمل رسول سے دور ہوتا گیا وہ طاقت میں کمزور ہوتے گئے اور دُنیا میں اُن کی ترقی بند ہوگئی۔ اور پھر تنزل شروع ہوگیا جوں جوں اہل یورپ عیسائیت سے دور ہوتے گئے وہ ترقی کرتے گئے اور جوں جوں مُسلمان اسلام سے دُور ہوتے گئے وہ تنزل کرتے گئے۔ اس کا عیسائی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں؟

(تیمور)

میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح الثقلین تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹ میں رقمطراز ہیں :۔" اس کے بعد مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اس کے الہام ہوا اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلیگی کئی نشان ظاہر ہونگے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائینگے وہ دُنیا کو چھوڑ جائینگے۔ اِن شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا وہ قیامت کے دن ہونگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔

اس کو زیر نظر رکھ کر موجودہ ترقی طاعون کی رپورٹ پڑھو اور پھر یہ خبر۔

"منچوریا کے شہر فڈزیاڈیان میں طاعون سے روزانہ ۱۰۰ موتیں ہوتی ہیں شہر فڈزیاڈیان میں چار ہزار نعشوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے شہر ہولان میں برف پر نعشوں کا ایک پہاڑ بن گیا ہے تاکہ جب برف پگھلے تو دریا میں یہ نعشیں بہ جائیں۔

الاماں والحفیظ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دُوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہوگی۔

ضرورت ملازم

ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں مُلازم ہیں ایک ایسے اُستاد انٹرنس تک تعلیمیافتہ کی ضرورت ہے جو اُن کے پاس چند ماہ رہکر انہیں انگریزی پڑھاوے۔

ایک کمپونڈر

کوئی نوجوان احمدی مڈل پاس ہو۔ اور کمپونڈری کا اُمیدوار بننا چاہے تو وہ دفتر بدر سے ۱ ؍ کے ٹکٹ بھیجکر خط و کتابت کرے فی الحال ۱۵ روپیہ ماہوار کے قریب آمد ہوجایا کریگی۔

برائے خدا مجھے بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلو کیونکہ میں نہایت ناتوان ہوں

حضرت نبی کریم محمد صلعم و حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور و صحابہ کرام حضرت محمد صلعم پر درود بھیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب حضرت ام المومنین۔ حضرت صاحبزادگان خاندان نبوت (میاں محمود احمد صاحب میاں بشیر الدین احمد صاحب میاں شریف احمد صاحب کی سلامتی تندرستی۔ صحت و عافیت کے واسطے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ اعلیٰ میں دعا کرنے کے علاوہ یہ راقم ہر احمدی ممبر کے واسطے بالعموم اور بالخصوص مفصلہ ذیل بزرگان دین کے واسطے عرصہ دراز سے خاص معا بر بارگاہ الٰہی میں کر رہا ہے لہذا بذریعہ اخبار بدر گذارش ہوں کہ سب احمدی بھائی اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں کے وقت یاد رکھا کریں۔

اسمائے بزرگان دین

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب قبلہ (۲) خواجہ جمال الدین صاحب (۳) ڈاکٹر محمد حسین صاحب (۴) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (۵) مفتی محمد صادق صاحب قبلہ۔ (۶) شیخ یعقوب علی صاحب (۷) مولوی محمد علی صاحب (۸) نواب محمد علی صاحب قبلہ (۹) مولوی شیر علی صاحب قبلہ (۱۰) مولوی محمد احسن صاحب قبلہ (۱۱) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۱۲) شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری (۱۳) ڈاکٹر اسمٰعیل خانصاحب (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (۱۵) میر ناصر نواب صاحب قبلہ (۱۶) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب (۱۷) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (۱۸) ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب (۱۹) ماسٹر

وقت

اس نام سے ایک نیا اخبار لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ باوجود پریس ایکٹ اخباروں میں روز افزوں ترقی اس بات کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں علمی۔ یا کم از کم اخباری مذاق بڑھ رہا ہے۔ مجھے مسلم اخباروں کے متعلق یہ شکایت ضرور ہے کہ وہ مضمون لکھتے ہوئے رسالہ یا اخبار میں کوئی فرق نہیں کرتے اس قسم کی گنجلک اور پیچیدہ عبارتوں میں مضمون ہفتہ وار اخباروں کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ اخبار کی کثرت اشاعت کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ صاف اور سادہ وسلیس عبارت میں نہایت اختصار کے ساتھ مضمون شائع کئے جائیں۔ تاکہ ایک کم فرصت سے کم فرصت بھی چند منٹوں میں صرف عنوان پڑھ کر ایک علم واقعات ہفتہ زیر اشاعت کے متعلق پیدا کرا سکے۔ برخلاف اس کے ملت۔ وطن اب پھر وقت اس طرز کے اخبار ہیں کہ اصل مطلب الفاظ میں کچھ ایسا پنہاں ہوتا ہے کہ ایک معمولی لیاقت کا انسان اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مرزا حسین علی صاحب وقت کے ایڈیٹر ہیں ۱۲ صفحے حجم ہے۔ اور قیمت سالانہ ؎ ہے۔

ہائے حسین مظلوم

منشی خادم حسین صاحب خادم نے آٹھ صفحے کا ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے رسالہ "واقعات کربلا" کا خلاصہ دیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قائل شیعہ ہی تھے۔ قابل دید فی کاپی ۴ر۔ جلد سے کم کی درخواست نہو۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ارشاد امیر مرتبہ جناب ڈاکٹر صاحب

خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ جسکو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک سررشتہ دار کو جو بڑا فاسق وفاجر تھا جنت میں دیکھا۔ میں نے تعجب سے حال پوچھا تو کہا میری غریب الوطنی پر اللہ کریم کو رحم آ گیا۔ بخشدیا۔ اس حالت کے بعد میں نے لوگوں سے پوچھا کہ فلاں سررشتہ دار کا کیا حال ہے کہا کہ وہ کچہری سے واپس آتے ہوئے غائب ہو گیا ہے۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد ایک شخص حج کر کے واپس آیا تو اس نے مجھ سے ذکر کیا کہ فلاں سررشتہ دار پاپیادہ مکہ کو جا رہا تھا۔ بمبئی کے قریب فوت ہو گیا۔ ایک گاؤں میں اس کو دفن کر دیا گیا۔ غرض خدا کی رحمت بھی بڑی وسیع ہے۔ مگر عذاب بھی بہت سخت ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص کو عالم ارواح میں دیکھا کہ بہت بیمار ہے میں نے پوچھا کیا مر گیا ہے اس نے کہا ہاں۔ پوچھا کہ مرنے کے بعد تو بیمار نہیں ہوا کرتے۔ اس نے بچہ کر ایک لڑکی کو پیش کیا۔ کہا اس لڑکی پر میں عاشق تھا اس کی وجہ سے مجھ پر ایسا عذاب ہوتا ہے کہ بیمار رہتا ہوں۔ اس حالت کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ فلاں شخص جس لڑکی پر عاشق تھا اس کا ہمیں پتہ بتا دو۔ وہ کہنے لگا اس شخص کا دم میرے زانو پر نکلا ہے۔ اس کے اور میرے سوا کوئی تیسرا شخص واقف نہیں آپ کو کہاں سے پتہ لگا کہ وہ ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ جب تک مجھے نہ بتاؤ گے کہ آپ کو کہاں سے پتہ لگا۔ میں نہ بتلاؤنگا۔ میں نے اس کو کچھ نہ بتلایا۔ ایک دفعہ ایک قوم میں جو بہت حسین قوم ہے شادی تھی بہت سی عورتیں جا رہی تھیں میں نے کہا ما یو بہنو کھڑی ہو جاؤ ان میں اس لڑکی کو میں نے پہچان لیا اس کا نام میں نے دریافت کر لیا۔ بعد میں پتہ بھی معلوم ہو گیا۔ پھر متوفی کے دوست سے ملے اور اس لڑکی کا نام و پتہ بھی بتلا دیا۔ حیران ہو گیا۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت آنحضرت صلعم کو فرمایا کہ اگر تو ستر بار بھی ان کے لئے استغفار کریگا تب بھی ان کو بخشونگا اس سے میں نے یہ قیاس کیا کہ کسی امر کے متعلق ستر بار استغفار کرنا ایک عظیم الشان چیز ہے کیونکہ یہاں عظمت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس لئے میں نے جب حضور کی شفا کے لئے دعا کی تو پہلے اپنے گناہوں کے متعلق ستر بار استغفار کی کہ میرے گناہوں کی شامت کیوجہ سے حضور جیسی نعمت ہم سے چھنتی ہے تو ہم ستر بار معافی مانگتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بڑا لطیف استنباط کیا۔

ہماری سرکار دولتمدار

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے کہ ؎

بقوے کہ نیکی پسند و خدا ✦ دہد حاکم عادل و نیک رائے

اللہ تعالیٰ کو ہندوستان کی بہتری منظور تھی اسے طوائف الملوکی سے نکال کر ایسے شہنشاہ عادل کے زیر سایہ کر دیا کہ جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوشیرواں کے عہد پر خوش تھے۔ ہمارا مسیح موعود اس سلطنت پر خدا کا شکر بجا لاتا۔ سلسلہ احمدیہ نے اسی حکومت کے ماتحت ترقی کی ہے اور ایسے نورتوں میں جبکہ اور تو اور خود ہمارے بھائی ہمارے خون کے پیاسے تھے۔ اور ہمیں طرح طرح کی تکلیفیں اور قسم قسم کی ایذائیں دینا اپنا مذہبی فرض اور موجب نجات دارین خیال کرتے تھے۔ ہم بالکل امن میں رہے۔ پس هل جزاء الاحسان کے مطابق مسیح موعود نے ہر کتاب میں اس سلطنت کے احسانوں کا تذکرہ کیا۔ اور اپنے مریدوں کے دلوں میں مذہبی رنگ سے یہ اعتقاد راسخ کر دیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ جناب امام اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

ارشاد الامام "ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کر کے اس کی عبادت واطاعت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو وحدہ لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا اور درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنیوالا اور مالک یقین کرنا۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کے ساتھ پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم از کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان و مال کی محافظ ہے اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہیئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہیئں۔ سو اے دوستو اس اصول کو مستحکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بُردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقض امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لئے طیار ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔" (مسیح موعود)

مندرجہ بالا تحریر پڑھکر ہر ایک احمدی کا عقیدہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم پورے خلوص کے ساتھ تو ہم میں احمدی جماعت کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنے دوسرے غمخوار

عقاید کی جو صلح و امن و آشتی - سرور جاودانی کے رہنما ہیں تبلیغ کرتے ہیں وہاں وہ لوگوں میں اس گورنمنٹ کے احسانات کی اشاعت بھی کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر ہمارے شرائط بیعت میں داخل ہے -

داخل بیعت

میاں فضل کریم ولد میاں شمس الدین صاحب خواجہ مہتہ ساکن چکوال ضلع جہلم جو کلکتہ میں اپنا کاروبار تجارت کرتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے - اس کا اعلان کر دیا جائے - تا میرے احباب واقرباء کو اطلاع ہو جائے اور سب برادران طریقت دعا استقامت کریں -

دعا و مبارک

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے ہاں اللہ نے لڑکا دیا ہے مبارک - صد مبارک - اس کے واسطے احباب سے درخواست دعا ہے - اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم اسلام بنائے - اور اس کی عمر میں برکت دے - اللّٰہم آمین

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار

احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں - اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے - اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا - آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے - اور ان کی قبر کشمیر میں ہے - کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اور ۲؍ قیمت ہے - درخواست ہو بنام مینیجر بدر قادیان -

احباب اس رسالہ کو منگوا کر دوستوں میں تقسیم کریں -

ضمیمہ درس قرآن مجید

اس ہفتہ صفحہ ۱۲۱ سے صفحہ ۱۲۴ تک درس قرآن شریف ان احباب کے نام جو ضمیمہ کے خریدار ہیں بھجوایا جاتا ہے - اطلاعاً عرض ہے -

جنازہ غائب

بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلرک کے بھائی عبدالحکیم صاحب جو تپ دق سے بیمار تھے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ دیں -

انا للہ وانا الیہ راجعون

اکثر ناظرین کو معلوم ہے کہ سہارنپور کے دو بھائی محمد یٰسین و محمد الیٰس جو منصوری میں دوکان کرتے تھے جب احمدی ہو گئے تو بہت دکھ دئے گئے (وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید) آخر وہ قادیان میں ہجرت کر کے چلے آئے - ان میں سے برادر محمد الیٰس یکایک بیمار ہو گئے اور کل ۲۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب دے - اور پسماندگان کو صبر جمیل - میں امید کرتا ہوں کہ برادر محمد یٰسین - اس ہمت ثبات صبر - استقلال - استقامت سے کام لینگے - جو احمدی سلسلہ کے ہر ایک ممبر کی شان کے شایاں ہے -

خاص رعایت

حضرت کی پورانی تحریرین معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵؍

خط اور حضرت کی تقریر رعایتی ۴؍

مکتوبات احمدیہ اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍ اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملیگی

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

مسدس (مکمل)

مسیحا جسقدر اخلاص ہے تیرے مریدوں میں
یہ پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے زر خریدوں میں
دلوں پر کافروں کے قفل ایسے لگ گئے کیونکر
مجھے اس مسئلہ کا حل نہیں ملتا کلیدوں میں
خدا کے برگزیدوں سے عداوت رکھتے ہیں ایسی
کہاں کا خبث یارب آگیا ہے ان پلیدوں میں
ترے سچے اماموں کے ہیں ہردم خون کے پیاسے
کمی کچھ بھی نہیں آئی الٰہی ان یزیدوں میں
دغا - چوری - بغاوت - جعلسازی قتل خونریزی
یہی خبریں پڑھی جاتی ہیں روزانہ جریدوں میں
وہ دیکھا میری آنکھوں نے سنا جو تو نے کانوں نے
خدا کا خوف اے واعظ نہیں تیرے وعیدوں میں
گدائے باب یزداں ہوں - فقیروں کا ثنا خواں ہوں
امیروں کی خوشامد کیوں کروں اپنے قصیدوں میں
جلائے اپنے مردے کو مٹا دے کوئی بات اپنی
دکھا دے زندہ تاباں میں بھی ہوں تیری نویدوں میں
محبت کرنے والے کو تو آنکھوں پر بٹھاؤنگا
سلائی گرم کر کے دونگا میں حاسد کے دیدوں میں
بہت ہی تار بھجوائے جواب اک بھی نہیں آیا
بہت ہی شست یاران قدیم ہیں کیوں سیدوں میں
مصیبت پر مصیبت ہے عجب دنیا کی حالت ہے
نظر آنے لگی شان محرم اب تو عیدوں میں
اجل کیا ہے یہ تمہید وصال یار ہے گویا
یہی باعث ہے ماتم ہی نہیں ہوتا سعیدوں میں
ہوئے جاتے ہیں بسمل خود ہی بسم اللہ پڑھ پڑھ کے
بڑھا شوق شہادت اسقدر مخلص مریدوں میں
پسند آئی ہے کیا رسم سفاک خون ملحدوں کو
ہمارے بھائی ہوتے جاتے ہیں داخل شہیدوں میں

کتاب	قیمت
براہین احمدیہ	۶؍
سنت احمدیہ	۴؍
کفارہ	۳؍
شہادۃ القرآن	۲؍
سر الشہادتین	۱؍
شرائط بیعت ۱۲۵ - ۸؍ کے ۵۰ - ۴؍ کے ۲۵ - اس سے کم فی کاپی	-؍
تفسیری نوٹ از درس حضرت امیر المومنین ۲ - پارے - تین روپے	۳؍
کتاب الصیام	۱؍
درثمین اردو	۳؍
درثمین مکمل فارسی مجلد ۲؍ غیر مجلد	۲؍
معیار الصادقین	۲؍
القول الفصیح	۱؍

(مینیجر بدر قادیان)

احباب کو اطلاع

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ سخت بیمار ہے اس واسطے معہ اہل بیت چند روز کے واسطے بھیرہ ضلع شاہپور کو جاتا ہوں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے ان کے جواب مجھ سے نہ جا سکینگے - لیکن ڈاک بدر اور ڈاک حضرت صاحب کی تعمیل ہوتی رہیگی - اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے انشاء اللہ میں بھیرہ پہنچ جاؤنگا - (محمد صادق ایڈیٹر بدر)

ضرورت

جب سے بدر جاری ہوا ہے اسوقت سے لیکر حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام پرچوں کے فائل سال بسال مکمل ہمارے ایک دوست کو چاہئیں - مناسب قیمت پر خرید ے جائینگے - اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں - (ایڈیٹر بدر)

مبارک

نہایت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ ہمارے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر و سعادت میں برکت دے - اور ان ... کا مصداق کرے آمین -

(مطبوعہ بدر پریس قادیان)